بلدیہ کی ٹیمیں کل ایمرجنسی بنیادوں پر نالے صاف کریں گی، پانی کا بہاؤ یقینی بنایا جائے گا

ڈرینیج لائنوں کی صفائی کے لیے 14 مشینیں اور 320 اہلکار مختص، شہری ہیلپ لائن 1139 پر شکایات درج کرا سکیں گے

(اسٹاف رپورٹر کی جانب سے)

شہر کے مختلف علاقوں میں برساتی پانی کی نکاسی یقینی بنانے کے لیے بلدیہ عظمیٰ شہر کل صبح سے ڈرینیج لائنوں کی صفائی کا خصوصی آپریشن شروع کرے گی۔ اس مقصد کے لیے 14 مشینیں اور 320 اہلکار مختص کیے گئے ہیں۔ حکام کے مطابق آپریشن کا مقصد نشیبی علاقوں میں جمع ہونے والے پانی کو روکنے والی رکاوٹوں کو ہٹانا اور بند نالوں کو کھولنا ہے تاکہ بارش کی صورت میں پانی بہتا رہے۔

چیف آفیسر بلدیہ عظمیٰ شہر نے پیر کو پریس کانفرنس میں بتایا کہ شہری ہیلپ لائن 1139 پر موصول ہونے والی شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر یونین کونسل میں ایک شکایت سیل قائم کیا گیا ہے جو روزانہ کی بنیاد پر پیش رفت رپورٹ جاری کرے گا۔ شہریوں کو یقین دہانی کرائی گئی کہ شکایت درج کرانے والے شہری کا نام صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔

آپریشن کے دوران سب سے زیادہ توجہ گلشن اقبال، لیاقت آباد اور نارتھ کراچی کے نشیبی علاقوں پر دی جائے گی جہاں ماضی میں بارش کے بعد کئی گھنٹے پانی کھڑا رہا۔ ایک مشین صرف مرکزی نالوں کی صفائی کے لیے مختص کی گئی ہے جبکہ باقی مشینیں گلی محلوں کے اندر جمع ہونے والے کچرے اور مٹی کو نکالنے کا کام کریں گی۔ ہر مشین کے ساتھ ایک سپروائزر اور چار اہلکار تعینات ہوں گے۔

بلدیہ کے ایڈمنسٹریٹر نے کہا کہ صفائی کا کام مکمل ہونے کے بعد ہر یونین کونسل کی رپورٹ اتوار کو جاری کی جائے گی تاکہ شہری دیکھ سکیں کہ ان کے علاقے میں کتنی لائنیں صاف ہوئیں اور کتنے پوائنٹ باقی ہیں۔ رپورٹ میں ہر نالے کی لمبائی اور نکالے گئے کچرے کی مقدار کا الگ الگ ذکر ہوگا تاکہ شفافیت برقرار رہے۔

شہریوں کی جانب سے آپریشن کا خیر مقدم کیا گیا ہے تاہم کئی رہائشیوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ ماضی میں صفائی مہمات کاغذ پر تو مکمل دکھائی دیتی ہیں مگر زمین پر اثر کم نظر آتا ہے۔ اس پر بلدیہ کے افسر نے کہا کہ اس بار تصاویر اور ویڈیو ریکارڈ کی جائیں گی تاکہ کام کی اصل صورت سامنے آ سکے۔ شکایات کا ازالہ 48 گھنٹے کے اندر کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔

(اسٹاف رپورٹر کی جانب سے)

ساحلی شہر کے مرکزی بازار میں پیر کی صبح ٹریفک معمول کے مطابق رواں دواں رہا۔ دکانیں کھلیں، اسکول کی بسیں اور رکشے سڑک پر نظر آئے اور کسی بڑے احتجاج یا رکاوٹ کی اطلاع نہیں ملی۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ ہفتے کے آغاز پر شہر میں جو کشیدگی کا خدشہ تھا وہ زمین پر ظاہر نہیں ہوا۔ تاجروں نے بھی اطمینان ظاہر کیا کہ گاہک بغیر خوف کے بازار کا رخ کر رہے ہیں۔

ضلع کے ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ امن و امان کی صورتحال کو قابو میں رکھنے کے لیے مختلف تھانوں کی حدود میں گشت بڑھا دیا گیا ہے اور حساس مقامات پر اضافی نفری تعینات کی گئی ہے۔ افسر کے مطابق کسی بھی ممکنہ صورتحال سے نمٹنے کے لیے ریزرو فورس کو الرٹ کیا گیا تھا مگر اس کی نوبت نہیں آئی۔ انہوں نے کہا کہ شہری اگر کوئی مشکوک سرگرمی دیکھیں تو ہیلپ لائن پر اطلاع دیں۔

تاہم شہریوں کی جانب سے یہ سوال اٹھایا گیا کہ ماضی میں ایسے ہی حالات کے بعد جو یقین دہانیاں کرائی گئی تھیں ان پر کتنا عمل ہوا۔ کئی رہائشیوں کا کہنا تھا کہ پچھلے سال بھی اسی طرح کی یقین دہانی کرائی گئی تھی مگر چند دن بعد ہی صورتحال بگڑ گئی تھی۔ اس پر افسر نے کہا کہ اس بار ہر واقعے کی رپورٹ باقاعدہ درج کی جائے گی تاکہ ریکارڈ موجود رہے۔

بازار کے چند دکانداروں نے بتایا کہ ہفتے کے روز فروخت میں تقریباً 12 فیصد کمی ہوئی تھی جو معمول سے زیادہ ہے۔ ایک دکاندار کے مطابق خوف کی فضا ختم ہو تو گاہک واپس آ جاتے ہیں مگر اعتماد بحال ہونے میں وقت لگتا ہے۔ ضلع کی تاجر تنظیم نے مطالبہ کیا کہ نقصان کا جائزہ لے کر متاثرین کو معاوضہ دیا جائے۔ انجمن کے صدر نے کہا کہ ہر ہفتے کا نقصان چھوٹے تاجر برداشت نہیں کر سکتے۔

دوسری جانب شہری حلقوں نے مطالبہ کیا کہ امن کمیٹیوں کو فعال کیا جائے اور نوجوانوں کو مثبت سرگرمیوں میں شامل کیا جائے تاکہ افواہیں پھیلانے کا رجحان کم ہو۔ ماہرین کے مطابق سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی اکثر ویڈیوز پرانی یا دوسرے علاقوں کی ہیں جنہیں جان بوجھ کر موجودہ صورتحال سے جوڑا گیا۔ شہریوں سے اپیل کی گئی کہ تصدیق کے بغیر کوئی ویڈیو آگے نہ بھیجیں۔

(اسٹاف رپورٹر کی جانب سے)